الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹ ۔ تار کا پتہ ۔ الفضل لاہور

روزنامہ

الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ؍
سہ ماہی ۷ ؍
ماہوار ۲/۸ ؍

یوم سہ شنبہ نمبر خاص ۴۰

۱۷ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ ۔ فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۰/۶ | ۶ فتح ۱۳۳۱ھ | ۶ دسمبر ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۸۳

سیاسی کمیٹی میں مسئلہ تونس پر بحث
چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر

نیو یارک ۵ دسمبر۔ کل رات سیاسی کمیٹی میں عرب ایشیائی گروپ نے تجویز پیش کی کہ ایک مصالحتی کمیشن مقرر کیا جائے جو فرانس اور تونس کو بات چیت میں مدد دے۔ وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ فرانس کو اپنی پوزیشن صاف کرنے کے لئے کمیٹی کے اجلاس میں موجود ہونا چاہئے تھا انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ تونس کے نمائندے کو بھی بحث میں حصہ لینے کے لئے بلایا جائے کہ وہ بحث میں حصہ لینے کے لئے اپنا ذاتی نمائندہ بھیجیں۔ سیاسی کمیٹی تونس کے مسئلہ پر آج رات پھر غور کر رہی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

یا رسول اللہ برویت عہد دارم استوار
عشق تو دارم ازاں روزے کہ بودم شیرخوار
ہر قدم کاندر جناب حضرت بیچوں زدم
دیدمت پنہاں معین حامی و نصرت شعار

ترجمہ:- اے اللہ کے رسول میں پختہ عہد کے ساتھ آپ کے چہرہ کا فدائی ہوں۔ میں تو اس دن سے آپ کا عاشق ہوں جبکہ ماں کی گود میں دودھ پیتا تھا۔ جو قدم بھی میں نے خدا تعالیٰ کی درگاہ کی طرف اٹھایا ہے۔ اس میں میں نے آپ کو پوشیدہ طور پر اپنا حامی و مددگار پایا۔ (آئینہ کمالات اسلام)

دولتِ مشترکہ کے ملکوں کے باہمی جھگڑوں کو جلد سے جلد طے کرنا نہایت ضروری ہے

ممبر ممالک کو جن مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ دولتِ مشترکہ ان سے غافل نہیں رہ سکتی (ناظم الدین)

لندن ۵ دسمبر۔ وزیر اعظم پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین نے اس بات پر زور دیا ہے کہ دولتِ مشترکہ کے ملکوں کے باہمی جھگڑے فوراً طے ہونے چاہئیں۔ کل رات انہوں نے لنڈن میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دولتِ مشترکہ کو جو سیاسی مسئلے پیش ہیں اور ممبر ممالک کو فرداً فرداً جن مسئلوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے دولتِ مشترکہ ان سے غافل نہیں رہ سکتی۔ باہمی جھگڑوں کو طے کرانے میں وہ جتنی مدد دے گی اتنے ہی ممبر ملکوں کے تعلقات زیادہ استوار ہوں گے۔ آپ نے مزید فرمایا عالمی امن اور خوشحالی کا مقصد حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ دولتِ مشترکہ پہلے خود اپنی اقتصادی اور سیاسی حالت درست کرے۔ کل الحاج خواجہ ناظم الدین نے لارڈ سالسبری سے جو ملاقات کی تھی اس میں زیادہ تر مسئلہ کشمیر پر ہی بات چیت ہوئی۔ خواجہ ناظم الدین نے کشمیر کے متعلق پاکستان کے رویہ پر روشنی ڈالی اور خاص کر یہ بتایا کہ دولتِ مشترکہ پر اس مسئلے کا کیا اقتصادی اثر پڑ رہا ہے۔

نیو یارک ۵ دسمبر۔ سلامتی کونسل مسئلہ کشمیر کے متعلق امریکہ اور برطانیہ کی مشترکہ قرارداد پر آج رات پھر بحث شروع کر دے گی۔

پنجاب میں ایک نئی یونیورسٹی قائم کی جائیگی

لاہور ۵ دسمبر۔ پنجاب میں راولپنڈی کے قریب ایک کروڑ روپے کے مصارف سے ایک نئی یونیورسٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ حکومت پنجاب یونیورسٹی ٹاؤن تعمیر کرنے کے سلسلے میں چھ سو ایکڑ سے زائد زمین حاصل کر رہی ہے جو راولپنڈی سے بارہ میل دور ہے۔ شروع میں وہاں تین کالج قائم کئے جائیں گے۔ ان میں سے ایک آرٹ کالج ایک انجینئرنگ کالج اور ایک سائنس کالج ہوگا۔ بعد میں ان کالجوں کو ملا کر یونیورسٹی میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ آجکل محکمہ تعمیرات عامہ محکمہ تعلیم کے مشورے سے کالجوں کے نقشے تیار کر رہا ہے۔ امید ہے ۱۹۵۵ء تک ان کی تعمیر مکمل ہو جائے گی۔

پنجاب میں ٹکسٹائل مشاورتی بورڈ کا قیام

لاہور ۵ دسمبر۔ روئی کے کارخانوں اور دستی پارچہ بافی کے درمیان تعلق قائم رکھنے کے لئے حکومت پنجاب نے ایک ٹکسٹائل مشاورتی بورڈ قائم کیا ہے جو آٹھ ممبران پر مشتمل ہوگا اور وزیر مالیات علی حسین شاہ گردیزی اس کے صدر ہوں گے۔ یہ بورڈ صنعت کی ترقی کے بارے میں بھی حکومت کو مشورہ دے گا۔

پنجاب میں مجلسِ دستور ساز کا سرمائی اجلاس شروع ہو گیا
عنقریب ۲۴ نئے شہروں میں سستے غلہ کی دوکانیں کھولی جائیں گی (صوفی عبد الحمید)

لاہور ۵ دسمبر۔ آج پنجاب اسمبلی کا سرمائی اجلاس شروع ہوگیا۔ وقفہ سوالات کے وقت وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے بتایا کہ حکومت پنجاب کا محکمہ اسلامیات قرآن کریم کی ایک مفصل لغت شائع کر رہا ہے یہ لغت پرانی معیاری کتابوں کی بنیاد پر تیار کی جا رہی ہے۔ علاوہ ازیں پرانی اردو مستند کتابوں کا ایک کتب خانہ بھی قائم ہو رہا ہے جس کے لئے دو ہزار کتابیں فراہم کی جا چکی ہیں۔ وزیر خوراک صوفی عبد الحمید نے بتایا کہ ۲۴ ایسے شہروں میں جن کی آبادی دس ہزار سے زیادہ ہے سستے اناج کی دوکانیں کھولی جا رہی ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ حکومت آئندہ سال محفوظ غلہ کے ذخیروں میں اضافہ کر رہی ہے تاکہ ناگہانی مشکلات کا مقابلہ کیا جا سکے۔ خوراک کی صورتِ حال کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا بعض لوگوں کی غیر ذمہ دارانہ باتوں اور پراپیگنڈا نے صورت حال پر برا اثر ڈالا ہے ورنہ پنجاب میں غذائی بحران نہیں تھا۔ اس میں شک نہیں کہ قیمتیں چڑھ گئی تھیں۔ لیکن اس کی وجہ خشک سالی اور بارش کی کمی تھی۔

ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کے فساد زدہ علاقے میں فوج متعین کر دی گئی
تمام ریاست میں اس وقت جنگ کی سی حالت ہے پرجا پریشد کو خلاف قانون قرار دینے کی دھمکی

سری نگر ۵ دسمبر۔ پرجا پریشد کے صدر پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ کو جموں کے فسادات کے سلسلے میں ڈیڑھ سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔ پریشد کے ۵ اور لیڈروں کو بھی ایک ایک سال قید سخت کی سزا ملی ہے ان میں پریشد کے منتظم اعلیٰ پنڈت شیام پرشاد بھی شامل ہیں۔ اب تک پریشد کے ۵۰ ارکان گرفتار ہو چکے ہیں جن میں بعض عورتیں بھی شامل ہیں۔ ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کے نائب وزیر اعظم بخشی غلام محمد نے دھمکی دی ہے کہ پرجا پریشد کو خلاف قانون قرار دے دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا ہے کہ پرجا پریشد اور راشٹریہ سیوک سنگھ گو بظاہر دو جماعتیں ہیں۔ لیکن دراصل دونوں ایک ہی ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اس وقت پوری ریاست میں جنگ کی سی حالت ہے سارے فساد زدہ علاقے میں فوج متعین کر دی گئی ہے۔

تونس میں مزدور یونین کے سیکرٹری جنرل کو قتل کر دیا گیا

تونس ۵ دسمبر۔ تونس کی مزدور یونین کے سیکرٹری جنرل فرحت حشاد کو کل رات یہاں قتل کر دیا گیا۔ فرانسیسی حکام نے اس واردات کے بعد سے تونس میں کرفیو نافذ کر دیا ہے۔ تاکہ عرب باشندے قتل کا انتقام لینے کے لئے کھلی بغاوت نہ کر دیں۔

جنرل آئزن ہاور نے کوریا کا دورہ مکمل کر لیا

پوسان ۵ دسمبر۔ اب اس بات کی تصدیق ہو گئی ہے کہ امریکہ کے صدر منتخب جنرل آئزن ہاور نے کوریا کا سہ روزہ دورہ مکمل کر لیا ہے اور وہ امریکہ واپس جانے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ ان کا دورہ انتہائی راز میں رکھا گیا تھا۔

ہندوستانی پانوں کی برآمد میں کمی

نئی دہلی ۵ دسمبر۔ آج ہندوستان پارلیمنٹ میں پانوں کی برآمد کا سوال اٹھایا گیا۔ وزیر تجارت نے بتایا کہ جولائی میں ۱۳ لاکھ روپے کے پان پاکستان برآمد کئے گئے تھے۔ اکتوبر میں پانوں کی برآمد ۱۳ لاکھ سے گر کر صرف ۲ ہزار روپے رہ گئی۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی ۔ مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کر ۱۳ میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا

فوری توجہ فرمائیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

اس سال پاسپورٹ کا انتظام ہو جانے کی وجہ سے قافلہ قادیان کا کام بہت زیادہ وسیع اور پیچیدہ ہو گیا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ درخواست دینے والے اصحاب بار بار کے اعلانوں کے باوجود تکمیل درخواست کی طرف توجہ نہیں دے رہے چنانچہ اس وقت تک پاسپورٹوں کے لئے مطلوبہ کوائف اور فوٹو میرے دفتر میں بہت ہی کم پہنچے ہیں۔ اس طرح قافلہ کا جانا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہو جائیگا اور اس کی ذمہ داری اہل قافلہ پر ہوگی۔ بہرحال اب وقت کی تنگی کی وجہ سے یہ آخری اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو اصحاب ابھی تک مجھے پاسپورٹ والے کوائف نہیں بھجوا سکے جن کے متعلق الفضل مورخہ ۲۱ نومبر اور ۳ دسمبر و ۴ دسمبر میں اعلان ہو چکا ہے۔ وہ اپنے اپنے ضلع کے دفتر سے پاسپورٹ فارم حاصل کر کے اور ان میں حسب قاعدہ اور حسب ہدایات خانہ پُری کر کے اور دستخط والی جگہ پر اپنے دستخط کر کے اور افسر مجاز کے بھی دستخط کرا کے مجھے بلا توقف بھجوا دیں۔ اور اس کے ساتھ سات عدد پاسپورٹ سائز فوٹو یعنی ۲½×۲ بھی بھجوا دیں۔ اگر ایسے تکمیل شدہ فارم مع فوٹو مجھے ۱۰ دسمبر یا زیادہ سے زیادہ ۱۰ دسمبر تک نہ پہنچے۔ تو اس معاملہ میں غفلت کرنے والے دوست قافلہ میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔ پردہ نشین عورتوں کے لئے فوٹو کی ضرورت نہیں۔ دوست نوٹ کر لیں کہ میں نے وقت پر انتباہ کر دیا ہے۔ بعد میں مجھ پر کوئی گلہ نہیں ہونا چاہیئے۔

نوٹ: جو صاحب یہ محسوس کریں۔ کہ وہ مطلوبہ پاسپورٹ فارم کی خانہ پُری کروا کر مطلوبہ وقت کے اندر ہمارے دفتر میں نہیں بھجوا سکتے۔ وہ زیادہ سے زیادہ ۹ دسمبر تک ربوہ تشریف لے آئیں۔ ہمارا دفتر خود ضروری کارروائی پاسپورٹ کے متعلق کرے گا۔ لیکن ان کا ربوہ آنا اور پھر واپس جانا یا ۲۰ دسمبر تک ربوہ ٹھہرنا اس کے متعلق ذمہ واری ان کی اپنی ہوگی۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲ دسمبر ۱۹۵۲ء)

جلسہ سالانہ اور خدام الاحمدیہ۔ قائدین مجالس توجہ فرمائیں

مجالس اور اراکین خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حسب سابق اس سال بھی خدام الاحمدیہ کے دفتر کی ایک شاخ جلسہ گاہ مردانہ کے قریب کھولی جائے گی۔ جہاں سے احباب ضروری معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

اس سال اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مجالس نے اگر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دفتری ریکارڈ کے متعلق کوئی بات دریافت کرنی ہو تو ابھی سے معین طور پر لکھ کر دفتر میں بھجوا دیں۔ تا دفتر بروقت آپ کو اطلاع دے سکے۔ یہ اعلان اس لئے کیا جاتا ہے۔ کہ دفتر مرکزیہ جلسہ گاہ سے بہت دور ہے۔ اور دفتر کا سارا ریکارڈ عارضی دفتر میں نہیں لایا جا سکتا۔ جن امور کے متعلق دفتر میں اطلاع آئے گی۔ اُن کے بارہ میں مناسب انتظام کر دیا جائے گا۔

(۲) جلسہ سالانہ پر مختلف انتظامات کے لئے کارکنان کی ضرورت رہتی ہے۔ یہ خدمت خلق کا بہترین موقعہ ہے۔ پس باہر سے آنے والے خدام جو جلسہ کے موقعہ پر انتظامات میں مدد دے سکتے ہوں۔ اپنے ناموں اور ربوہ میں پہنچنے کی تاریخ سے دفتر خدام الاحمدیہ میں اطلاع دیں۔ جلسہ سننے کے لئے انہیں انشاء اللہ پورا وقت دیا جائے گا۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ کے سالانہ انتخابات

۷ دسمبر سے ۱۴ دسمبر ۵۲ء تک

الفضل کے ایک گزشتہ پرچے میں مجالس کے سالانہ انتخابات کے بارہ میں نہایت واضح اعلان کیا جا چکا ہے۔ مجالس اس کے لئے انتظامات کر رہی ہوں گی یہ اعلان اس بارہ میں بطور یاددہانی کیا جا رہا ہے۔ جملہ قائدین اور زعماء اس امر کا خاص خیال رکھیں۔ کہ یہ انتخابات قواعد کے ماتحت ہوں کسی قسم کا پروپیگنڈا نہ ہو۔ انتخابات معین تاریخوں میں ہی ختم ہو جائیں۔ اور اس کی رپورٹ انتخاب کے فوراً بعد مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی رپورٹ کے ساتھ مرکز میں بھجوا دینی چاہیئے۔ مرکز انشاء اللہ تعالیٰ پوری کوشش کرے گا۔ کہ جلسہ سالانہ سے قبل ہی ان کے متعلق مجالس کو مطلع کر دے۔

قاعدہ ۹۵ کا خاص خیال رکھا جائے۔ اور کسی ایسے خادم کو جو دو سال سے لگاتار قائد یا زعیم کے عہدہ پر کام کر رہے ہیں۔ اس سال منتخب نہ کیا جائے۔ تا دوسرے خدام بھی آگے آئیں اور کام کرنا سیکھیں (نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تازہ فہرست چندہ امداد درویشان وغیرہ

(از مورخہ ۱۹/۸/۵۲ تا ۲۹/۱۰/۵۲)

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

ذیل میں چندہ امداد درویشان و دیگر رقوم کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ جو سابقہ اعلان کے بعد میرے دفتر میں وصول ہوئیں۔ اس فہرست میں چندہ امداد درویشان کے علاوہ صدقہ و قربانی عید الاضحیہ وغیرہ کی رقوم بھی شامل ہیں۔ میں ان تمام مخلصین کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اپنے درویش بھائیوں کی امداد میں حصہ لے کر ثواب کمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور دین و دنیا کے حسنات سے نوازے۔ اور ان کا اور ان کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ دوسری مدات کی رقوم متعلقہ مدات کی طرف منتقل کر دی گئی ہیں۔ (خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ یکم دسمبر ۱۹۵۲ء)

(۱) مرزا عطاء اللہ صاحب کوچہ چابک سواراں لاہور (امداد درویشان) ۵-۰-۰

(۲) کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ کاکول (صدقہ) ۱۰-۰-۰

(۳) ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب ابو حنیفی گکھڑ منڈی (امداد درویشان) ۵-۰-۰

(۴) مولوی محمد صدیق صاحب گکھڑ منڈی ” ۵-۰-۰

(۵) ڈاکٹر عمر الدین صاحب اسسٹنٹ ملیریا جیالوجسٹ لاہور (قربانی عید الاضحیہ قادیان) ۳۵/-

(۶) عبد الکریم خان صاحب فیروز پوری لاہور بذریعہ حکیم عبد العزیز صاحب ” ۳۰-۰-۰

(۷) داؤد احمد صاحب ہانڈا اپراد رز سبزی منڈی گوجرانوالہ ” ۲۵-۰-۰

(۸) اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی پشاور شہر ” ۲۵-۰-۰

(۹) ” ” ” (امداد درویشان) ۵-۰-۰

(۱۰) ملک صاحب خان نون صاحب ریٹائرڈ ڈی سی مری (قربانی عید الاضحیہ قادیان) ۶۰-۰-۰

(۱۱) عبد المنان صاحب معرفت مرزا اعظم بیگ صاحب اقبال روڈ ٹنڈو آدم سندھ (صدقہ عام) ۲۰/-

(۱۲) محمد اقبال حسین صاحب ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی ہائی سکول ٹوبہ ٹیک سنگھ (قربانی عید الاضحیہ قادیان) ۳۰/۱/-

(۱۳) کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب سی۔ ایم۔ ایچ لاہور کینٹ (صدقہ بکرا قادیان) ۳۰-۰-۰

(۱۴) سید المرتضیٰ علی شاہ صاحب کراچی (قربانی عید الاضحیہ قادیان) ۳۰-۰-۰

(۱۵) خواجہ مجید احمد صاحب ابن خواجہ محمد شریف صاحب ربوہ (امداد درویشان) ۲-۰-۰

(۱۶) خواجہ محمد شریف صاحب سبزی فروش ربوہ ” ۵-۰-۰

(۱۷) چوہدری عبد الرحمن صاحب سابق سربراہ نمبردار قادیان ” ۵-۰-۰

(۱۸) چوہدری عبد الرحمن صاحب لائل پور بذریعہ چوہدری صلاح الدین احمد صاحب ربوہ (قربانی عید الاضحیہ قادیان) ۲۵/-

(۱۹) ڈاکٹر مسز محمودہ نذیر احمد صاحب کراچی (قربانی عید الاضحیہ قادیان) ۳۰/-

(۲۰) مولوی محمد احمد صاحب جلیل ناظم قضاء ربوہ (امداد درویشان) ۱-۰-۰

(۲۱) شیخ لطف الرحمن صاحب بی اے میکلوڈ روڈ لاہور (قربانی عید الاضحیہ قادیان) ۲۸-۰-۰

(۲۲) حسین بی بی صاحبہ اہلیہ ملک محمد حنیف صاحب احمدی امین آباد ضلع گوجرانوالہ (قربانی عید الاضحیہ قادیان) ۳۰/-

(۲۳) مبشر احمد صاحب ابن چوہدری حسین خان صاحب سابق ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ (صدقہ عام) ۵/-

(۲۴) ” ” ” ” ۶-۰-۰

(۲۵A) ضیاء اللہ صاحب ریڈیو الیکٹرک ہاؤس لاہور (قربانی عید قادیان) ۳۰-۰-۰

(۲۵B) ” ” ” (صدقہ عام برائے مستحقین) ۱۰۰-۰-۰

(۲۶) اہلیہ عبد الکریم صاحب ۲۴ میکلوڈ روڈ لاہور (قربانی عید قادیان) ۲۰-۰-۰

(۲۷) محمد پریل صاحب احمدی کنڈیارو ضلع نواب شاہ سندھ (صدقہ) ۵-۰-۰

(۲۸) اہلیہ صاحبہ حاجی نصیر الحق صاحب سیل روڈ راولپنڈی ” ۱۵-۰-۰

(۲۹) اُستانی حور بانو صاحبہ رام گلی ۳ لاہور (امداد درویشان) ۱۰-۰-۰

(۳۰) برکت بی بی صاحبہ اہلیہ مولوی رحیم بخش صاحب معرفت ڈاکٹر عبد القدوس صاحب احمدی نواب شاہ سندھ از طرف امۃ اللہ مرحومہ دختر خود (امداد درویشان) ۵-۰-۰

(۳۱) میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ (صدقہ حضرت صاحب) ۹۲-۰-۰

(۳۲) عبد الحمید صاحب جنجوعہ A.17.10 بستان کوئٹہ (برائے دار الشیوخ) ۱۰-۰-۰

(۳۳) چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر واشنگٹن امریکہ سحاب امریکہ مشن (امداد درویشان) ۳۴-۵-۳

(۳۴) عبد الشکور صاحب از امریکہ بذریعہ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ ” ۶۸-۱۰-۹

(باقی آئندہ)

روزنامہ ———— الفضل ———— لاہور
مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۵۲ء

نوابزادہ نصر اللہ خاں کا استعفا

روزنامہ "آفاق" اپنی اشاعت ۶ دسمبر ۱۹۲۵ء کے مقالہ افتتاحیہ میں "چیلنج" کے زیر عنوان لکھتا ہے :

"ہمیں یاد ہے کہ جب صوبائی اسمبلی کے انتخابات کے موقعہ پر نوابزادہ نصر اللہ خاں کو مسلم لیگ کا ٹکٹ ملا تھا۔ تو مسلم لیگ کے کئی مخلص کارکنوں نے لیگ پارلیمنٹری بورڈ کے فیصلہ پر حیرانی ظاہر کی تھی۔ کہ مسلم لیگ کی قیادت نے ان لوگوں کو ٹکٹ سے نوازنے کی ضرورت کیوں محسوس کی جن کا ماضی ہمیشہ مشکوک رہا۔ اور جنہوں نے اپنی سیاسی سرگرمیوں کا آغاز ہی ایک ایسی جماعت سے وابستہ ہو کر کیا۔"

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ پاکستان بن جانے کے بعد مسلم لیگ نے بعض پاکستان کے شدید مخالفین کو موقعہ دے دیا کہ وہ مسلم لیگ میں شامل ہو جائیں۔ بظاہر یہ ایک رواداری کا فعل معلوم ہوتا ہے۔ اور مسلم لیگ کی کشادہ دلی پر دال ہے۔ مگر تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے۔ کہ یہ ایک بہت بھاری قومی غلطی تھی۔ جس کا خمیازہ ملک و قوم کو کئی پہلوؤں سے بھگتنا پڑ رہا ہے۔

ہم نے مسلم لیگی زعماء ارباب حکومت اور پاکستان کے سنجیدہ طبقہ کی توجہ کئی بار اس طرف مبذول کرانے کی کوشش کی ہے۔ مگر باوجود ہمارے انتباہ کے اس طرف کان نہیں دھرا گیا۔ ہمارا یہ انتباہ خاص طور پر مودودی اور احراری جماعتوں کے لیڈروں کے متعلق تھا۔ مودودیوں اور احراریوں کی خطرناک تاریخ مسلم لیگ کے زعماء سے کوئی ڈھکی چھپی نہیں۔ انہیں اچھی طرح معلوم تھا کہ یہ جماعتیں بنیادی طور پر مسلمانوں کے مفاد کی دشمن چلی آئی ہیں۔ اور ان کا اصول محض پیٹ کی خاطر قوم کے اہم ترین مفاد کو فروخت کرنے کے سوا اور کچھ ہی نہیں ہے۔ جو لوگ بھی ان جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی ذہنیت میں کسی قسم کی اچھی تبدیلی کی امید رکھنا عبث ہے۔

نوابزادہ نصر اللہ خاں نے جو بیان دیا ہے اس کے مطالعہ سے ہر کوئی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ کہ باوجود مسلم لیگی بنکر مسلم لیگی ٹکٹ پر انتخاب میں کامیابی حاصل کرنے کے کس طرح "فطرتاً" و باطن میں احراری کے احراری رہے ہیں۔ اور کس طرح انہوں نے شیر کی کھال پہن کر لیگ پارلیمنٹری بورڈ کو دھوکا دیا۔ اور آج تک کس طرح وہ دھوکا دیتے چلے آئے ہیں

ہم یہ مانتے ہیں کہ بعض مخالفین پاکستان واقعی سچے دل سے تائب ہو گئے ہیں۔ لیکن احراریوں کے متعلق ایسا گمان بھی کرنا بھاری غلطی تھی۔

شروع شروع میں بہت سے احراری زعما مثلاً شیخ حسام الدین وغیرہ نے مسلم لیگ میں گھسنے کی کوششیں کی۔ تو مسلم لیگ کے سمجھدار طبقہ نے اسے ایسا نہیں کرنے دیا۔ اس وقت چونکہ احراریوں کے دیئے ہوئے چرکے تازہ تھے اور زخم ابھی رس رہے تھے۔ اس لئے احراری ناکام رہے مگر ہمیں افسوس کے ساتھ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ آہستہ آہستہ مسلم لیگ کی دفاعی طاقت کمزور ہوتی گئی۔ اور تخریب پسند عناصر اس میں دخل پاتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ جنہوں نے نہائت اخلاص سے مسلم لیگ کی جد و جہد میں مال و جان کی قربانیاں کی تھیں پیچھے ہٹتے گئے! اور بعض دفعہ ان کی جگہ کو قدیم دشمنان پاکستان پُر کرتے رہے۔

اگر خدا تعالےٰ کا فضل شامل حال نہ ہوتا۔ اور مسلم لیگ کی حقیقی قیادت مضبوط نہ ہوتی۔ تو جس طرح مخالف عناصر کی طرف سے مسلم لیگ پر اندر داخل ہو کر حملہ کیا گیا تھا۔ یقیناً آج تک اس کا شیرازہ بکھر چکا ہوتا۔ احراریوں نے بعض سوراخوں سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ملک میں جو تخریبی مہم جاری کر رکھی ہے۔ اور جو سراسر چشم پوشی اور غلط بخشی کا نتیجہ ہے۔ اگر عوام کی طبیعت اس کا مقابلہ نہ کر سکتی۔ اور عطاء اللہ شاہ بخاری۔ تاج الدین انصاری۔ حسام الدین۔ محمد علی جالندہری۔ شیخ الحسن اور احسان احمد شجاع آبادی جیسے احراری گرگوں کی سابقہ کچلیوں کے زخم عوام کے دلوں میں گہرے نہ ہوتے تو یقیناً آج وہ ملک کو فتنہ و فساد اور انارکی کا گھر و ندا بنا چکے ہوتے۔

ہمیں امید ہے کہ نوابزادہ نصر اللہ خاں کا بیان جو اس نے مسلم لیگ کے خلاف شائع کیا ہے۔ ہمارے بھولے بھالے راہبروں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہوگا۔ اور ان کو یہ سبق کبھی نہ بھولے گا۔ کہ سانپ کو آستین میں پرورش کرنے سے سانپ کی فطرت نہیں بدل سکتی۔ جب بھی اس کا بس چلے گا وہ ڈنگ مارے گا۔ چنانچہ "آفاق" نے لکھا ہے کہ

جہاں تک مسلم لیگ کے خلاف نوابزادہ نصر اللہ خاں کے عائد کردہ الزامات کا تعلق ہے۔ صوبہ کا ہر سیاسی کارکن یہ سمجھ سکتا ہے کہ جس شخص کا ضمیر اپنی خلاف جماعت کی انضباطی کارروائی کے بعد بیدار ہو اسے آزاد اور خود دار انسان ہونے کا سرٹیفکیٹ کیسے دیا جا سکتا ہے۔ . . . جماعت سے قطع تعلق میں اتنی تاخیر منافقانہ روش کی دلالت نہیں کرتی۔

تعجب یہ نہیں ہے کہ نوابزادہ نصر اللہ خاں اتنی مدت منافقانہ روش اختیار کئے رہے۔ بلکہ تعجب یہ ہے۔ کہ بھانپنے والوں کو اتنی مدت میں بھی ان کی منافقانہ روش کا علم نہ ہو سکا جب تک کہ انہوں نے خود ہی اپنا بھانڈا چوراہے میں نہیں پھوڑا۔ اگر انہیں مسلم لیگی ٹکٹ ملنے پر مسلم لیگ کے کئی مخلص کارکنوں کو مسلم لیگی پارلیمنٹ کے فیصلہ پر جو حیرانی ہوئی تھی۔ اس کو دیکھا جائے تو ہمیں کہنا پڑتا ہے۔ کہ آنکھوں دیکھ کر دھر کھانے کی اس سے واضح تر مثال مشکل سے ملے گی۔

بے شک ہمیں انسانیت سے نا امید نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن جب انسانیت مسخ ہو چکی ہو۔ اور ایک مدت تک احراری رہ چکی ہو۔ تو ہم انسانوں کو جن کے ذرائع حقیقت شناسی نہائت محدود ہیں بڑی احتیاط سے کام لینا چاہیئے اور جب تک جبلت کی تبدیلی کے واضح اور کسی قدر دیرپا آثار ثابت نہ ہو جائیں۔ احراری کو احراری سمجھنے میں کسی قسم کا نقصان محسوس نہیں کرنا چاہیئے۔ ایسی احتیاط سے اگر فائدہ نہیں تو یقیناً نقصان بھی نہیں ہوگا۔ اور سوچا جائے۔ تو یہ کوئی تھوڑا فائدہ نہیں ÷

"اسلامی اخلاق" کا نمونہ

"تسنیم" ۵ دسمبر (اصل ۴ دسمبر) ۱۹۵۲ء کے کالم "تکلف برطرف" کے مندرجہ ذیل اخلاق افروز فقرات ملاحظہ ہوں۔

پیرزادہ عبدالستار جو ستار بجانے میں کمال رکھتے ہیں۔ ان کو محکمہ خوراک کی بھینس کے آگے بین بجانے پر مقرر کر دیا گیا ہے۔ مسٹر فضل الرحمن صاحب جن کا تلفظ تک انگریزی زبان میں درست نہیں۔ ان کو وزیر تعلیم بنا دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی جو کل تک لاہور میں لونڈوں کو تاریخ پڑھاتے تھے۔ وہ محکمہ بحالیات پر مسلط کر دیئے گئے ہیں۔ مسٹر گورمانی جن کے متعلق اسمبلی کے ایوان میں یہ انکشاف کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے تحریک پاکستان کے زمانے میں ہر مرحلے پر مسلم لیگ کے احکام کو ٹھکرایا۔ وہ وزیر داخلہ ہیں۔ یعنی پاکستان کے داخل خارج پر قابض اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یادش بخیر سر ظفر اللہ خان جو مذہباً قادیانی عقیدةً برطانیہ کے وفادار اور مزاجاً بسیار گو ہیں۔ ان کو وزارت خارجہ سپرد کی گئی ہے جس کو دنیا بھر کے چوٹی کے سیاستدانوں سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔"
(تسنیم ۵ دسمبر ۱۹۵۲ء)

یہ اخبار ہے جو اپنے پہلے صفحہ کے ماتھے پر اپنے آپ کو "اسلامی انقلاب کا داعی" لکھتا ہے۔ حالانکہ اس کو اپنے آپ کو "اسلامی اخلاق کا ننگ" لکھنا چاہیئے۔ مندرجہ بالا سطور نہ صرف بدتہذیبی کا شرمناک مظاہرہ ہے۔ بلکہ بد مذاقی کا بھی شاہکار ہے۔ پیرزادہ عبدالستار کو ستار بجانے والا اور ڈاکٹر اشتیاق حسین کو لونڈے پڑھانے والا صرف وہی شخص لکھ سکتا ہے جس کے دماغ میں "پکی روٹی" ٹھسی ہو۔

باقی رہا چوہدری ظفر اللہ خان تو اگر مودودی ان کے خلاف نہ ہوتے۔ تو واقعی دنیا کو سخت تعجب ہوتا۔ ہم صرف ان خود فراموش بدنام کنندہ نکونامے چند قسم کے علمائے اسلام سے سوال کرتے ہیں۔ جو مودودیوں کے اشتہار لئے پھرتے ہیں کہ کیا وہ ابھی اسی بھٹیارپن کو اسلامی دستور کا مطالبہ سمجھتے ہیں ÷

اعلان برائے دوکاندارانِ ربوہ

جو دوست امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ میں کسی قسم کی دوکان کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کی درخواستیں $\frac{12}{52}$-۱۵ تک نظارت ہذا میں آ جانی چاہئیں۔ جو درخواستیں بعد میں آئیں گی۔ وہ کمیٹی میں پیش نہ ہو سکیں گی۔ درخواست پر متعلقہ امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش ضروری ہے۔ نیز یہ بھی لکھا جائے کہ جو بھاؤ نظارت مقرر کرے گی اس کی پابندی کریں گے۔

(ناظر امور عامہ)

دعائے نعم البدل

چوہدری قمر الدین صاحب مینیجر اشتہارات الفضل کا بچہ بقضائے الٰہی وفات پا گیا ہے۔ احباب دعائے نعم البدل فرمائیں ÷

شذرات

امید کی کرن

موجودہ نازک دور میں جبکہ تیسری جنگ کا مہیب خطرہ ہر لحظہ بڑھ رہا ہے۔ اور الم و یاس کے تاریک بادل ہر طرف چھائے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی امید کی کرن دکھائی دیتی ہے تو صرف یہ کہ وہ رحیم و کریم خدا جس نے اپنے دست قدرت سے یہ سورج یہ چاند ستارے پہاڑ اور سمندر پیدا فرمائے ہیں اور انہیں نسل انسانی کی خدمت پر ازل سے مامور کر رکھا ہے یقیناً نسل آدم کو ہلاکت میں نہیں ڈال دے گا۔

مگر اس کا کیا کیا جائے کہ حضرت انسان خود انسان کو موت کے گھاٹ اتار دینے پر تلا ہوا ہے اور اسے صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کی فکر میں ہے۔ انسانیت پر لرزہ طاری ہے۔ اور سائنسدان پریشان پھر رہے ہیں۔ کہ ہائیڈروجن بموں، جیٹ ہوائی جہازوں اور مقناطیسی سرنگوں جیسی تباہ کن ایجادات کی موجودگی میں دنیا کا بچ نکلنا کس طرح ممکن ہے؟

اس لئے آؤ ہم اب اسی خدا کے حضور جھک جائیں۔ جو اگرچہ تمام انسانوں کو ہی نہیں اس ساری کائنات کو بھی پل بھر میں تباہ کر دینے کی قدرت رکھتا ہے۔ مگر قائم رکھنے اور از سر نو پیدا کرنے کی بے انتہا طاقت بھی اسی میں موجود ہے

نوح کی کشتی

فیض الحسن صاحب آلو مہاری نے پنڈی بھٹیاں میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"(تحریک) ختم نبوت نوح کی کشتی ہے۔ جو اس میں شامل ہو جائے گا وہ کنارے پہنچ جائے گا۔ جو اس میں شامل نہیں ہوگا وہ غرق ہو جائے گا۔"

(زمیندار ۲۴ر نومبر ۱۹۵۲ء)

اگر باطنی آنکھ سے دیکھا جائے تو ماننا پڑتا ہے۔ کہ اصل کشتی مامور الٰہی کا مقدس اور مطہر وجود ہوتا ہے جو ضلالت اور گمراہی کے طوفانوں میں نمودار ہو کر ڈوبتی ہوئی دنیا کو ساحل ایمان تک پہنچا دیتا ہے۔ اور وہ کشتی جسے خدا تعالیٰ نے حضرت نوح سے تیار کروایا تھا۔ اس صداقت کا ایک مادی نمونہ (Model) کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس سے دنیا کے رہنے والوں کو یہ ابدی سبق دیا گیا تھا۔ کہ جب کبھی خدا کا مامور ظاہر ہو اس پر فوراً ایمان لے آئیں ورنہ غرق ہو جائیں گے۔

اور یہی وجہ ہے کہ طوفان نوح کا واقعہ خدا تعالیٰ نے اپنی خاص حکمت کے مطابق دنیا کے ابتدائی دور میں دکھلایا۔ اور اس واقعہ کے بعد حضرت نوحؑ اور ان کے متبعین کی ذریت کو ایشیا، افریقہ، اور یورپ میں بکھیر دیا گیا۔

حضرت امام عصر حاضر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی حقیقت کے پیش نظر اعلان فرماتے ہیں:۔ ؎

واللہ کہ ہمچو کشتیٔ نوحم ز کردگار
بے دولت آنکہ دور بماند ز لنگرم

نیز فرماتے ہیں:۔ ؎

ایک طوفاں ہے خدا کے قہر کا اب جوش پر
نوح کی کشتی میں جو بیٹھے وہی ہو رستگار
صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

پس نوحؑ کی کشتی موجودہ زمانہ میں تحریک احمدیت ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں تیار کیا ہے۔ مگر اس کے برعکس جتنی بھی تحریکیں علماء نے قائم کر رکھی ہیں۔ انہیں علمائے کرام اس "پہاڑ" سے تو تشبیہ دے سکتے ہیں۔ جس کی طرف ابن نوحؑ نے اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔

ساٰوی الی جبل یعصمنی
من الماء (ھود)

لیکن انہیں کشتی نوح کے نام سے ہرگز نہیں پکارا جا سکتا اور کتنا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو "پہاڑوں" پر انحصار رکھنے کی بجائے نوح کی کشتی میں سوار ہو جاتا ہے۔ اور طوفان کی لہروں سے اپنے تئیں ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لیتا ہے۔

یہ چیخ و پکار کیوں؟

آلو مہاری صاحب نے ایک طرف تو کہا ہے:۔

"اگر مرزا نئی شریعت نہیں لایا۔ اگر مرزا نئی شریعت نہیں نافذ کرنا چاہتا تھا۔ تو جہاد اس نے کیوں حرام کیا؟"

مگر دوسری طرف آپ نے مسلمانوں کو اشتعال دلانے کے لئے یہ تبلیغ کی ہے۔ کہ

"اگر تم نے کشمیر کا رخ کیا تو جہاد کا منکر، اور انگریز امریکہ اور ہندو کا ایجنٹ ربوہ سے تمہاری پیٹھ میں یہ کہہ کر چھرا گھونپ دے گا کہ جہاد حرام"

(زمیندار ۲۴ر نومبر ۱۹۵۲ء)

ہر خدا ترس مسلمان کو ٹھنڈے دل و دماغ سے غور و فکر کرنا چاہیئے کہ اگر واقعی حضرت مسیح موعودؑ نے جہاد حرام کر دیا تھا۔ اور جماعت احمدیہ جہاد و قتال سے منکر ہے۔ تو احراری لیڈروں نے احمدیوں کے خونی انقلاب سے عوام کو خوفزدہ کرنے کی جو مہم جاری کر رکھی ہے۔ اس کے کیا معنے ہیں۔ اور یہ چیخ و پکار اور واویلا کیوں ہے؟

پھر عجیب ترین بات یہ ہے کہ یہ صاحب تسلیم کرتے ہیں کہ:۔

"ایک ہندوستان کیا ایک لاکھ ہندوستان ہمارے مخالف ہوں تو بھی ہم نہیں ڈرتے اس لئے کہ ہم جہاد کے نشہ سے سرشار ہیں۔" (")

لیکن اس کے باوجود ان کا کہنا ہے کہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں بڑھتی رہیں۔ تو ان کا مقابلہ ناممکن ہو جائے گا۔

کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ احراریوں کے نزدیک احمدیوں میں دوسری تمام جماعتوں سے زیادہ جذبہ جہاد موجود ہے۔ اگر ایسا ہے۔ تو کیا یہ قابل اعتراض بات ہے۔ یا موجب صد احترام؟

حکومت سرحد کا مستحسن اقدام

قارئین اخبارات میں یہ خبر پڑھ چکے ہیں کہ حکومت سرحد نے تمام یتیم خانوں کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ حکومت سرحد کا یہ اقدام ہمارے خیال میں نہائت معقول اور مستحسن ہے۔

یتیم بچے قوم کی مقدس امانت ہوتے ہیں۔ اور شریعت اسلامیہ نے ان کی نگہداشت اور خبرگیری کے متعلق جس قدر تاکیدی احکام دیئے ہیں۔ اس کی مثال کسی اور مذہب میں تلاش کرنا بے سود ہے۔ مگر کتنے دکھ کی بات ہے کہ بے بس اور مظلوم یتیم خود قوم کے ہاتھوں پامال ہو رہے ہیں۔

ہمارے یہاں جو دردناک صورت حال پیدا ہو چکی ہے۔ ناممکن ہے کہ قلم اس کا نقشہ کھینچ سکے یوں تو صوبہ بھر میں یتیم خانوں کا شمار سینکڑوں تک جا پہنچتا ہے۔ لیکن معاف کیجئے معدودے چند کے سوا ہمارے ملک میں ایک معتدبہ حصہ ان یتیم خانوں کا ہے۔ جنہیں ارباب غرض نے محض کاروباری ذریعہ بنا لیا ہے۔ اور جو بچے ان کے زیر انتظام پرورش پاتے ہیں۔ وہ ہمیشہ ہی "یتیم" ہوتے ہیں۔ اور بجائے اپنے ملک و وطن کے لئے مفید وجود بننے کے الٹا بوجھ کا موجب بنتے ہیں۔

ہم اپنے صوبائی حالات کا جائزہ لیتے ہوئے فی الحال یہ رائے تو نہیں رکھتے۔ کہ حکومت پنجاب حکومت سرحد کی طرح تمام ایسے اداروں کو اپنے کنٹرول میں لے لے۔ لیکن اتنا ضرور کہیں گے کہ ہماری حکومت کو جہاں اپنے خرچ پر مناسب مقامات پر نئے یتیم خانے تعمیر کرنے چاہئیں۔ اور صوبہ کے ایسے یتیم خانوں کو معقول گرانٹ دینی چاہیئے جو نہائت محنت اخلاص اور جانفشانی سے یہ خدمت بجا لا رہے ہوں۔ وہاں ایسے کاروباری اڈوں کو حکماً بند کرا دینا چاہیئے۔ جن پر "یتیم خانہ" کا سائن بورڈ آویزاں ہے۔

یاد رکھئے! ایسے یتیم خانے ہمارے لئے باعث شرم ہیں۔ اور ان کے وجود سے ہماری سوسائٹی جس قدر جلد پاک ہو جائے اتنا ہی بہتر ہے۔

گندم کی گرانی

قرآن مجید میں لکھا ہے۔

وضرب اللہ مثلاً قریۃً کانت آمنۃً مطمئنۃً یاتیھا رزقھا رغداً من کل مکانٍ فکفرت بانعم اللہ فاذاقھا اللہ لباس الجوع والخوف بما کانوا یصنعون (نحل)

اللہ تعالیٰ بطور مثال ایک بستی (یا ملک) کا ذکر فرماتا ہے۔ جو امن و اطمینان سے رہتی تھی۔ اور اشیائے خوردنی ہر طرف سے اس کے لئے بافراغت آ جاتی تھیں۔ لیکن اس نے انعام الٰہی کی بے قدری کی۔ اس پر خدا تعالیٰ نے بھوک اور خوف کا لباس اس پر مسلط کر دیا۔ اور خدا ظالم نہیں تھا۔ بلکہ لوگوں کے اعمال ہی ایسے تھے کہ انہیں سزا دی جاتی۔

قرآن مجید کے ان الفاظ سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے شائد ہماری موجودہ ملکی حالت کا نقشہ کھینچا ہے۔ اور گندم کی ہوشربا گرانی اور بیرونی خطرات کے ذریعہ ہمیں دعوت دی ہے۔ کہ ہم گزشتہ پانچ سالوں کا عملی محاسبہ کریں۔ اور سوچیں کہ ہم نے پاکستان جیسی عظیم الشان نعمت کی قدردانی کا حق کہاں تک ادا کیا ہے؟

ہم میں سے ہر شخص کو اپنے گریبان میں مونہہ ڈال کر سوچنا چاہیئے۔ کہ میں نے اور میری قوم نے اس پانچ سالہ عرصہ میں کس قسم کی اخلاقی اور روحانی ترقی کی؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں۔ تو کیا قدرت کا یہ دوسرا انتباہ جو سیلاب کے بعد آیا ہے ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں۔ کہ ہم کسی اور انداز کا سامان مہیا کرنے میں مصروف ہیں؟

مسلمان خواہ ہم پر کتنا ہی ظلم کریں وہ بہر حال ہمیں دوسروں سے زیادہ عزیز ہیں

کیونکہ

وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہر چیز سے زیادہ محبوب اور پیارے ہیں

جس کی غلامی کا ہمیں فخر حاصل ہے اور جسے مولوی لوگ نعوذ باللہ کافر کہتے ہیں۔ اسی نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے

آج سے ۲۷ سال قبل سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایمان افروز تقریر ارشاد فرمائی تھی اس کا ایک حصہ افادۂ عام کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:-

راستی کی مخالفت

میرے نزدیک سچائی کی مخالفت کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ اگر انسان اپنے نفس میں پاکیزگی اور طہارت اخلاص اور محبت پیدا کرلے۔ اگر صداقت اور راستی کے حامل پوری پوری اس بات کی طرف توجہ کریں۔ کہ خدا تعالیٰ سے ان کو کامل پیار اور مخلوق خدا سے کامل محبت ہو۔ تو میرے نزدیک صداقت اور راستی ایک ایسا حربہ ہے۔ جو ہر ادنیٰ پر دل کو چیر کر سینوں کے اندر داخل ہو جاتی ہے۔ اور کوئی چیز اسے روک نہیں سکتی۔ خواہ کیسے ہی مضبوط قلعے ہوں۔ اور کیسی ہی سخت دیواریں کیوں نہ ہوں۔ صداقت اور راستی ایک ایسا بھالا یا نیزہ ہے۔ کہ کوئی ڈھال اس کو روک نہیں سکتی۔ کیا یہ واقعہ نہیں کہ بہت سے ایسے لوگ جو سخت سے سخت صداقت کے دشمن ہوتے ہیں اور شب و روز اس کے مٹانے میں مصروف رہے ہیں۔ ان پر بھی بالآخر صداقت نے ایسا اثر کیا۔ کہ وہ اس کے گرویدہ ہو کر سر تسلیم خم کرنے پر مجبور ہو گئے۔ ہمیں اس سلسلہ میں بھی بکثرت ایسے آدمی نظر آتے ہیں۔ جو ایک وقت سلسلہ کے شدید ترین دشمن تھے۔ اور اپنے بغض و عناد میں جوان کو سلسلہ سے تھا۔ حد سے بڑھے ہوئے تھے۔ لیکن ایک چھوٹے سے کلمہ نے ہی ان کے قلب پر ایسا اثر کیا۔ کہ گویا ان کو ذبح کر ڈالا۔ اور انہوں نے اپنی ساری عمر پشیمانی میں گزاری۔ اور افسوس کرتے رہے کہ کیوں وہ اس قدر صداقت کی مخالفت کرتے رہے۔ پس اگر ہماری اپنی اصلاح ہو۔ اور ہمارے قلب صاف ہو جائیں۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت اور مخلوقِ خدا کی ہمدردی ہمارے اندر جوش مارنے لگ جائے۔ تو یقیناً کسی مخالف کی مخالفت ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ بلکہ اس کی مخالفت ہمارے کام اور ہمارے مقصد میں بڑی بھاری معاون ہو سکتی ہے۔

مخالفین کی مخالفت کس طرح ہماری معاون بن سکتی ہے

ابھی کل، پرسوں ہی کی بات ہے۔ ایک شخص کا مجھے خط پہنچا ہے۔ وہ نئے احمدی ہوئے ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے۔ میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں۔ مجھے سلسلہ حقہ کی طرف راہنمائی مولوی ثناء اللہ کی وجہ سے ہوئی ہے۔ میں ان کے اخبار کا خریدار تھا۔ اور بہت غور اور توجہ سے اس کو اور ان کی دیگر کتب کو پڑھتا تھا لیکن میرے اندر کوئی تعصب نہیں تھا۔ احقاق حق میرے مدنظر تھا۔ جوں جوں میں ان کی کتابوں کو پڑھتا تھا۔ مجھے ان کے کلام میں جا بجا ہنسی تمسخر اور فریب نظر آتا تھا۔ تب میں نے خیال کیا۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گدی کے وارثوں سے تو ایسی حرکات سرزد نہیں ہو سکتیں۔ اگر ان کے اندر یہی تقویٰ اور یہی شرافت رہ گئی ہے۔ تو پھر یقیناً یہ جھوٹے ہیں۔ دیکھو دل کی پاکیزگی اور طہارت صداقت کی طرف کس طرح انسان کو کھینچ کر لے آتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ دل سے نکلی ہوئی صداقت نے ان کے دل پر ایسا گہرا اثر کیا۔ کہ مخالفین کی مخالفت اس اثر کو مٹا نہ سکی۔ اور پاکیزہ دل سے نکلی ہوئی صداقت نے اپنا کام کر کے ہی چھوڑا۔

قلوب کی اصلاح کامیابی کی جڑ ہے

پس اسلام کی اور سلسلہ کی سچی خدمت تبھی ہو سکتی ہے۔ کہ ہم پہلے اپنے قلوب کی اصلاح کریں۔ خدا تعالیٰ کی محبت ہمارے اندر پیدا ہو۔ اور عام مخلوق کی ہمدردی ہمارے اندر جوش مارے۔ اس لئے میں اپنے دوستوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے آپ کو اس قابل بنائیں۔ کہ وہ صداقت اور راستی کے سچے عامل بن سکیں۔ قرآن کریم میں ہم دیکھتے ہیں۔

رسول اور دوسرے لوگوں میں فرق

ہر زمانہ میں رسالت کے لئے خدا تعالیٰ بندوں میں سے کسی ایک بندے کو منتخب کرتا ہے۔ ہر ایک کو رسول نہیں بنا دیتا۔ اس کی وجہ یہی ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی پاکیزگی طہارت۔ اخلاص۔ محبت۔ جوش۔ ہمدردی میں سب سے آگے ہوتا ہے۔ ورنہ پیغام اور احکام الٰہی تو ایک مومن بھی پہنچاتا ہے۔ اور اس طرح وہ بھی رسول ہی ہوتا ہے۔ فرق صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ اس کو خدا کا پیام بذریعہ وحی ملتا ہے۔ یعنی جو کلام اس پر نازل ہوتا ہے۔ وہ فرشتہ لاتا ہے۔ اور نبی اسے تمام بندوں تک پہنچاتا ہے۔ لیکن ہم جو اس کا کلام بندوں تک پہنچاتے ہیں۔ وہ ہمیں فرشتہ کے واسطہ سے نہیں ملتا بلکہ ایک ایسے انسان کی وساطت سے ملتا ہے۔ جسے خدا تعالیٰ رسالت کے لئے منتخب کرتا ہے۔ مگر پیغام دونوں ایک ہی پہنچاتے ہیں۔ فرق اگر ہے تو درجہ کا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارے منتخب کئے جانے سے پہلے خدا تعالیٰ نے اس کو ہم میں سے چن لیا ہوتا ہے۔ اگر ہمارا اخلاص ہماری محبت ہماری خلق اللہ سے ہمدردی زیادہ بڑھی ہوئی ہوتی۔ تو خدا تعالیٰ ہمیں براہِ راست رسالت کے لئے منتخب کرتا۔ دوسرا فرق جو اس کے اور ہمارے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنے اعلیٰ مرتبہ اور مقام کی وجہ سے سب کچھ براہِ راست مشاہدہ کرتا ہے۔ اس وجہ سے جس طرح اس کے اندر ایمان کی لہر اور اخلاص و محبت کا جوش پیدا ہو سکتا ہے۔ ہمارے دلوں میں وہ ایمانی لہر اور وہ جوش وہ اخلاص پیدا نہیں ہوتا۔ پس ہر ایک وہ شخص جو امتِ محمدیہ میں سے خدا تعالیٰ کے احکام اور اس کے کلام کو دنیا تک پہنچاتا ہے۔ وہ ایک رنگ میں رسول ہی ہے۔ اس لئے اس کے واسطے ضروری ہے۔ کہ وہ بھی ظلی طور پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا علم معرفت اخلاص اور محبت الٰہی اور ہمدردی خلق اپنے اندر پیدا کرے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اسی جوہر کو اپنے اندر کامل طور پر پیدا کیا۔ جس کی وجہ سے اس زمانہ میں وہی رسالت کے لئے منتخب کئے گئے۔ اور پھر ان کے واسطہ سے ہم بھی پیغام الٰہی کے پہنچانے والے بنے۔ پس جو لوگ نائب رسول ہو کر رسول بنتے ہیں۔ جب تک وہ بھی خدا تعالیٰ کی محبت اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کامل طور پر اپنے اندر پیدا نہیں کرتے۔ اور جب تک یہ جوش یہ عزم ان کے اندر پیدا نہیں ہوتا۔ کہ ہم نے خود بھی خدا کو پانا ہے۔ اور دوسری مخلوق کو بھی جو اس کے صحیح راستہ سے بھٹکی پھرتی ہے۔ اس تک پہنچانا ہے۔ اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جب تک یہ روح ہم میں پیدا نہ ہو۔ تبلیغ کا پورا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اور جب ایسی روح انسان کے اندر پیدا ہو جائے۔ تو پھر اس کے کلام میں بھی ایسا اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ مخالفین کی مخالفت اس کی راہ میں اور اس کے مقصد میں کوئی روک نہیں ہو سکتی۔

خدائی تیر اور اسکی کیفیت:- وہ ایک خدائی تیر ہوتا ہے۔ جو کبھی خطا نہیں جاتا۔ بلکہ دلوں کے اندر گھس جاتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے چلائے ہوئے تیر کبھی خطا نہیں جاتے دیکھو موت بھی خدا کے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ ان المنایا لاتطیش سہامہا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جس وقت موت آتی ہے۔ تو کوئی روک نہیں سکتا۔ بدر کی جنگ میں بھی خدا نے اپنا تیر چلایا تھا۔ جبکہ صحابہؓ کی مٹھی بھر جماعت نے کفار کے بڑے لشکر کو سخت ہزیمت دے دی تھی۔ اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ریت کی مٹھی پھینکی تھی۔ جس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وہ تو نے نہیں پھینکی بلکہ ہم نے پھینکی ہے۔ پھر خدا کے پھینکنے کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ ادھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹھی پھینکی۔ اور ادھر زور سے آندھی چلی۔ جس سے ریت اور کنکر اڑ اڑ کر کفار کی آنکھوں میں پڑنے شروع ہو گئے۔ کیونکہ جدھر سے آندھی آئی۔ کفار کا اس طرف منہ تھا۔ اور صحابہؓ کی اس طرف پشت تھی۔ پھر ہوا کا رخ مطابق ہونے کی وجہ سے صحابہؓ کا نشانہ بھی خوب لگتا تھا۔ اور ان کے تیروں میں زیادہ تیزی اور طاقت بھی پیدا ہو گئی۔ اس کے مقابلہ میں کفار کا مخالف ہوا کی وجہ سے نشانہ خطا جاتا تھا۔ کیونکہ آندھی نے ان کی آنکھوں کو اس قابل نہ چھوڑا تھا۔ کہ وہ نشانہ لگا سکتے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ تین سو بے ساز و سامان مسلمانوں نے ایک ہزار با ساز و سامان کفار کو مولی گاجر کی طرح کاٹ کر رکھ دیا۔

مقناطیسی اثر پیدا کرو

پس اگر آپ اپنے قلوب کی اصلاح کریں۔ اپنے اندر جوش و اخلاص پیدا کریں۔ تو یہ ناممکن ہے۔ کہ تمہارے کلام میں وہ طاقت اور وہ تاثیر خدا تعالیٰ پیدا نہ کرے۔ جو دلوں کو مسخر کرنے والی ہوتی ہے۔ اس وقت تمہارا بیان اور تمہارا کلام ایک مقناطیسی اثر پیدا کرلے گا۔ جس سے سخت سے سخت دل بھی تمہاری طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ پس اگر سچے جوش اور اخلاص کے ساتھ آپ لوگ کھڑے ہوں۔ اگر دردمند دل لے کر آپ کام کریں۔ اگر آپ کے دل میں یہ تڑپ ہو کہ ہم اور ہمارے بھائی خدا تعالیٰ کی بھڑکتی ہوئی آگ سے بچ جائیں۔ تو دوسرے لوگوں کے دل ایسے پتھر کے دل نہیں ہیں۔ کہ وہ تمہاری سچی ہمدردی اور خیر خواہی کی باتوں سے خود بخود کھنچے

نہ چلے آئیں۔ اور جس طرح مقناطیس لوہے کو کھینچ لیتا ہے۔ اسی طرح اگر آپ اپنے قلوب کو پاکیزہ بنائیں۔ تو کعبہ کی طرح لوگ تمہارے گرد جمع ہو جائیں گے۔

اس کے بعد میں بعض اور باتیں جو میں نے پہلے سنی ہیں۔ یا جن کا اب مولوی جلال الدین صاحب کے لیکچر سے مجھے علم ہوا ہے۔ ان کے متعلق کچھ بیان کرتا ہوں۔

کیا آریہ عیسائی احمدیوں سے بہتر ہیں؟

مجھے یہ سن کر سخت حیرت ہوئی۔ کہ غیر احمدیوں کے جلسہ میں ایک مولوی صاحب نے یہ کہا ہے۔ کہ عیسائیوں سے یہودیوں سے۔ آریوں سے سکھوں سے ہماری صلح ہو سکتی ہے۔ مگر احمدیوں کے ساتھ ہم کسی طرح صلح نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہ کافر اور مرتد ہیں۔ آریہ۔ سکھ۔ یہودی اور عیسائی ان سے بدرجہا بہتر ہیں۔ یہ آواز جس وقت میرے کان میں پڑی۔ مجھے سخت حیرت ہوئی۔ اور یہ کلمہ سن کر میں نے اپنے دل میں اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے آمادگی نہ پائی۔ کیونکہ میری سمجھ میں یہ بات نہ آتی تھی۔ کہ ایک شخص جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نعوذ باللہ۔ ظالم۔ خائن۔ ڈاکو۔ شہوت پرست وغیرہ بڑے سے بڑے الفاظ سے یاد کرتا ہے۔ اسے ایک مولوی اس شخص سے بہتر کس طرح کہہ سکتا ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین کا سچا خادم ہو۔ آپ صلعم کا کلمہ پڑھنے والا ہو۔ آپ صلعم کی محبت میں ایسا گداز ہو۔ کہ آپ صلعم سے بڑھ کر کسی چیز سے اس کو انس اور پیار نہ ہو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتا ہو۔ میرے خیال میں وہی شخص یہ کہہ سکتا ہے۔ جس کا دل بالکل سیاہ ہو چکا ہو۔ جو سخت تاریکی اور ظلمت میں پڑ گیا ہو۔ جس کے دماغ پر اندھیرا چھا گیا ہو۔ کیونکہ جس کے دل میں ایک ذرہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت ہو۔ اور اپنے سر میں وہ صحیح دماغ رکھتا ہو۔ وہ کبھی ایک ایسے شخص کو جو اسلام کا دشمن اور بانیٔ اسلام صلعم کا دشمن ہے۔ اور جو ہر بڑے سے بُرا کلمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں کہنے سے دریغ نہیں کرتا۔ اسے ایک آن کے لئے بھی ایک ایسے شخص پر فوقیت نہیں دے سکتا۔ جو رسول کریم صلعم کا عاشق اور آپ صلعم کی محبت میں گداز اور آپ صلعم کے دین کی جان اور مال سے خدمت کرنے والا ہو۔ غرض مجھے یہی خیال آیا۔ کہ ایک مولوی کے مُنہ سے ایسا کلمہ نہیں نکل سکتا۔ اور ہمارے مقابلہ میں وہ آریوں۔ عیسائیوں کو ترجیح نہیں دے سکتے۔ بے شک ان کو ہم سے اختلاف ہے۔ اور وہ ہم سے دشمنی اور عداوت رکھتے ہیں۔

احمدیوں کے عقائد اور آریوں عیسائیوں کے عقائد

مگر اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد آپ کی اتباع اور آپ کی غلامی سے آپ کی امت کا ایک فرد نبی بھی ہو سکتا ہے۔ گویا انہیں اگر ہمارا کوئی بڑا جرم نظر آتا ہے۔ تو وہ یہی ہے۔ کہ ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نبی ہو سکتا ہے۔ جو باوجود نبی ہونے کے آپ صلعم کے دین کا خادم اور آپ کا غلام ہی ہو گا۔ اس بناء پر وہ ہم سے دشمنی اور عداوت رکھتے اور ہمیں کافر اور دجال قرار دیتے ہیں۔ فرض کر لو۔ یہ عقیدہ ایک جرم ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا اس جرم کا مجرم کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد آپ کے متبعین کامل نبوت کے مقام کو پا سکتے ہیں۔ اور باوجود نبی ہونے کے وہ آپ کے غلام ہی ہوں گے۔ جو آپ کے دین کو اور قرآن کریم کے پاک علوم کو دنیا کے کناروں تک پہنچائیں گے۔ اس جرم کے برابر یا اس سے بڑھ کر ہو سکتا ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نعوذ باللہ دجال۔ کذاب شہوت ران۔ فاسق اور فاجر قرار دے۔ ان دونوں جرموں کو ایک ادنیٰ سے ادنیٰ عقل رکھنے والے گاؤں کے جاٹ کے سامنے بھی رکھ دیا جائے۔ اور اس سے پوچھا جائے۔ کہ دونوں میں سے بُری بات کونسی ہے۔ تو وہ یہی کہے گا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنی غلامی میں نبوت جاری رہنے کے عقیدہ کے مقابلہ میں یہ جرم بہت ہی بڑا ہے۔ کہ آپ کو علی الاعلان نعوذ باللہ دجال کذاب۔ فاسق اور فاجر کہا جائے۔ اور میں نہیں سمجھتا۔ کہ کوئی بھی صحیح الفطرت اور صحیح الدماغ غیر احمدی ایک آن کے لئے بھی اس بات کو ماننے کے لئے تیار ہو۔ کہ وہ لوگ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلاموں میں اپنے آپ کو شمار کرتے ہیں۔ اور آپ صلعم کے دین کو چاروں طرف دنیا میں پھیلانے والے ہیں۔ اور آپ صلعم کی محبت اور آپ صلعم کے دین کی اشاعت میں ہر ایک قسم کی قربانی نہایت فراخ دلی کے ساتھ کرتے ہیں۔ ان سے وہ ان لوگوں کو بدرجہا بہتر سمجھے۔ جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سے زیادہ بیویاں کر کے شہوت رانی کرنے والا۔ ڈاکو۔ زانی۔ فاسق۔ فاجر سچے دین سے کچھ تعلق نہ رکھنے والا قرار دیتے۔ دنیا میں اسلام کے پھیلنے کو گمراہی کا پھیلنا خیال کرتے اور اسلام اور بانیٔ اسلام صلعم سے ہر طرح دشمنی رکھنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ یہی وہ عقیدے ہیں۔ جو آریہ اور عیسائی اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت رکھتے ہیں۔ مگر ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ آپ کی امت کا انسان آپ صلعم کی غلامی میں نبوت کا مرتبہ حاصل کر سکتا ہے۔

فیصلہ مولوی صاحبان ہی کریں

دور جانے کی ضرورت نہیں۔ انہی مولوی صاحب سے دریافت کیا جائے۔ اگر ان کے اپنے بیٹے کے متعلق دونوں قسم کے عقائد میں سے ایک اختیار کرنے کا سوال ہو۔ تو وہ اس کے لئے کونسا عقیدہ پسند کریں گے۔ کیا یہ کہ وہ نعوذ باللہ رسول اللہ صلعم کو فاسق۔ فاجر ڈاکو۔ زانی۔ گمراہ تسلیم کرے۔ یا یہ کہ وہ یہ اعتقاد رکھے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کے افراد آپ صلعم کی غلامی میں نبوت کا مرتبہ بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور خواہ وہ کتنی بھی آپ کی اتباع میں ترقی حاصل کر جائیں۔ پھر بھی ان کو یہی فخر ہو گا۔ کہ وہ آپ کے غلام کہلائیں۔ وہ باوجود نبی ہونے کے آپ صلعم کے خادم ہی ہوں گے۔ پھر میں ہر ایک غیر احمدی سے دریافت کرتا ہوں۔ وہی انصاف سے بتائے۔ کہ ان میں سے اگر کسی کو ایسا موقع پیش آئے۔ کہ اس کے لئے صرف یہی دو راہیں ہوں۔ تو وہ کونسی راہ اختیار کرے گا۔ کیا وہ یہ پسند کرے گا۔ کہ آریہ یا عیسائی ہو کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اور آپ صلعم کے دین کا دشمن ہو جائے۔ یا وہ اس عقیدے کو تسلیم کر لینا منظور کرے گا کہ آپ صلعم کے بعد آپ صلعم کے خادموں میں سے نبی ہو سکتا ہے۔ اور وہ نبی ہو کر بھی آپ صلعم کا خادم ہی رہے گا۔ اور آپ صلعم کے دین کی اطاعت اور اشاعت کرے گا۔ فرض کرو۔ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب کے نزدیک دونوں عقیدے دو گمراہیاں ہیں۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ دونوں میں سے بڑی گمراہی کونسی ہے۔ اور وہ کونسا عقیدہ اپنے بیٹے کے لئے پسند کریں گے۔ اگر تو وہ یہ اعلان کر دیں۔ کہ میں اپنے بیٹے کے لئے یہ پسند کروں گا۔ کہ وہ آریہ یا عیسائی ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اور اسلام کا دشمن ہو جائے۔ وہ بے شک آپ کو تمام انسانوں سے بدتر انسان کہنا شروع کر دے۔ مگر یہ عقیدہ نہ رکھے۔ کہ آپ صلعم کی اتباع اور غلامی میں کوئی نبی بھی ہو سکتا ہے۔ تو میں سمجھوں گا کہ انہوں نے جو کچھ کہا دیانتداری سے کہا۔ لیکن اگر وہ ایسا اعلان نہ کریں۔ تو پھر ان کا یہ کہنا جھوٹ یا تعصب ہو گا۔ کہ آریوں اور عیسائیوں سے جو رسول اللہ صلعم کو جھوٹا۔ زانی۔ فاسق۔ فاجر خیال کرتے ہیں۔ ان کی صلح ہو سکتی ہے۔ لیکن احمدیوں سے باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت رکھنے اور آپ صلعم کے دین کی اطاعت اور اشاعت کرنے کے محض اس وجہ سے ان کی صلح نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ آپ صلعم کے بعد آپ صلعم کی امت میں سے آپ کی اتباع سے نبی ہو سکتا ہے۔ جو نبی ہو کر بھی آپ صلعم کا خادم اور غلام ہی رہے گا۔

غیر احمدیوں کے مقابلہ میں دیگر مذاہب کے لوگ

اس کے مقابلہ میں ہماری یہ حالت ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ سب سے بڑھ کر ہم سے دشمنی اور عداوت کرنے والے غیر احمدی ہی ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ ان کے ملکوں میں ہمارے آدمیوں کو نہایت بے دردی اور ظلم کی راہ سے قتل کیا جاتا ہے۔ لیکن مذاہب کے لحاظ سے آریوں اور عیسائیوں سے کروڑوں درجے میں غیر احمدیوں کو افضل جانتا ہوں۔

امیر کابل اور کنگ جارج

یہ ہم کہیں گے۔ کہ عیسائیوں کی حکومت اور ان کے ملک میں ہمارے لئے بہت امن اور انصاف ہے۔ مگر افغان گورنمنٹ میں ہمارے ساتھ ظلم اور بے انصافی ہوتی ہے۔ لیکن جب مذہب کا سوال آئے گا تو میں امیر امان اللہ خان کو کروڑوں درجے کنگ جارج سے بڑھ کر سمجھوں گا کیونکہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کرتے ہیں۔ انہیں خدا کا سچا رسول مانتے ہیں جو کہ ہمیں تمام چیزوں سے زیادہ عزیز اور پیارے ہیں۔ لیکن کنگ جارج آپ کی صداقت کے قائل نہیں۔ تو مذہباً امیر امان اللہ خان صاحب کو میں کنگ جارج سے زیادہ معزز سمجھتا ہوں۔ باوجود اس کے امیر امان اللہ خان کی حکومت میں ہمارے آدمیوں پر سخت ظلم ہوئے۔ لیکن مذہباً کنگ جارج سے ان کی عزت میرے دل میں بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ جن کی غلامی کا مجھے فخر حاصل ہے اور جسے یہ مولوی لوگ کافر۔ کذاب اور دجال کہتے ہیں اس سے میں نے یہی سیکھا ہے اور یہی اس نے تعلیم دی ہے اور میرا یہ حوصلہ اسی کی بدولت ہے کہ باوجود حکومت کابل سے اس قدر دکھ اٹھانے کے امیر امان اللہ خان کی اس قدر محبت اور عزت میرے دل میں ہے۔ کیونکہ خواہ ان کی حکومت میں ہم سے کیسا ہی برا سلوک کیا گیا اور ہمیں کتنے ہی دکھ دیئے گئے مگر وہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا ہیں۔ دیکھو میرے دل میں اس شخص کی بدولت جسے یہ مولوی صاحبان نعوذ باللہ کافر دجال اور کذاب مانتے ہیں یہ حوصلہ ہے کہ میں اس شخص کو جو ہم سے برے سے برا سلوک کرتا اور ہر قسم کا ظلم ہم پہ روا رکھتا ہے لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لیوا ہے ان کی نسبت جن کی حکومت میں ہمیں امن و امان حاصل ہے اور ہم آزادی سے تبلیغ اسلام کر سکتے ہیں مذہب کے لحاظ سے اچھا سمجھتا ہوں۔ لیکن ان مولویوں کے دلوں میں جو اپنے آپ کو رسول اللہ کے تخت کا وارث اور جانشین قرار دیتے ہیں رسول اللہ صلعم کی یہ محبت ہے کہ آپ کے ایک عاشق صادق اور آپ کے دین کے ایک سچے خادم اور آپ صلعم کے نام لیوا سے آریوں اور عیسائیوں اور یہودیوں کو بہتر جانتے ہیں۔ عیسائیوں اور یہودیوں سے تو ان کی صلح ہو سکتی ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کاذب قرار دیتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق اور آپ کے دین کے ایک سچے خادم سے ان کی صلح نہیں ہو سکتی۔

(منقول از الفضل ۱۷ر جولائی ۱۹۲۵ء)

درخواست دعا

میری بیوی ماجدہ بیگم ایک طویل عرصہ سے بیمار ہے اور ٹی بی وارڈ میو ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب کرام مسلسل دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے خاص فضل کے ماتحت صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (فتح محمد درویش مدینۃ المسیح)

جماعت کے سچے مخلصین سے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپیل

ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کی اشاعت میں تعاون کے لئے احباب جماعت سے بار بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے اپیل کی جا رہی ہے مگر ابھی تک خریداران کی تعداد غیر تسلی بخش ہے اگر احباب رسالہ کی امداد اور خریداری کی طرف توجہ فرمائیں تو حضور علیہ السلام کی خواہش کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ حضور علیہ السلام کے ارشادات احباب کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ ان ارشادات کی روشنی میں اگر احباب پوری سعی فرمائیں تو کامیابی یقینی ہو سکتی ہے۔ حضور علیہ السلام ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز ۱۹۰۳ء میں ارشاد فرماتے ہیں:-

"اگر اس رسالہ کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جائے تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا۔ اور میری دانست میں اگر بیعت کرنیوالے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اسقدر تعداد کچھ بہت نہیں۔ بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔

"اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا۔ تو یہ واقعہ سلسلہ کے لئے ایک ماتم ہوگا . . . . وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر بھی نہیں ہوگا . . . ."

اگر احباب جماعت مندرجہ ارشادات کو بغور مطالعہ فرمائیں۔ تو بآسانی اندازہ لگا سکیں گے۔ کہ حضور کی درد بھری اپیل ہم سے کیا مطالبہ کرتی ہے۔ صرف اور صرف یہی کہ جہاں احباب رسالہ کی خریداری قبول فرمائیں۔ وہاں ذی استطاعت اصحاب عطایا بھی ارسال فرمائیں۔ تا غیروں میں رسالہ بھجوایا جا سکے۔ رسالہ کی سالانہ قیمت صرف دس روپے ہے۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ)

ملازمت کے متلاشی توجہ فرمائیں

Tele - سکرٹری صاحب پاکستان ریلوے سروس کمیشن (۱۲۳ جی۔ ٹی روڈ لاہور) نے بارہ مستقل Communication Maintainer Class I - کی آسامیوں کے لئے درخواستیں طلب فرمائی ہیں۔ جو مورخہ ۱۲/۵ تک ان کو بوساطت دفاتر روزگار ریلوے کے مجوزہ فارموں پر جو بڑے بڑے سٹیشنوں سے -/۱/- میں مل سکتے ہیں معہ نقول اسناد پہنچ جانی چاہئیں۔

تنخواہ کا گریڈ ۸۰-۲-۶۰ ہوگا۔ اس کے علاوہ مہنگائی الاؤنس اور دوسرے الاؤنس حسب قواعد ملینگے۔ امیدواروں کی میٹریکولیٹ یا جونیئر کیمبرج یا اس کے برابر امتحانات کا پاس شدہ ہونا ضروری ہے۔ ٹیلیفون اور اس کے متعلقہ سامان کی مرمت کا تجربہ رکھنے والے امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی۔ عمر زیادہ سے زیادہ ۲۵ سال ۱۲/۵/۵۲ کو ہونی چاہیے۔ (بحوالہ چٹھی نمبر (۴) RSC 52/4 مورخہ ۱۱/۱۲/۵۲ پاکستان ریلوے سروس کمیشن لاہور)

(شعبہ انسداد بیکاری نظارت امور عامہ ربوہ)

جو شخص مسلمان کہلاتا ہے اسے کافر کہنا ہرگز درست نہیں ہے

از مولانا عبدالمجید سالک

منقول از روزنامہ آفاق لاہور ۱۹۵۲ دسمبر ۱۹۵۲ء

اسلام کے بعد ایمان کا درجہ ہے اور قرآن مجید کے نزدیک ایمان یہ ہے کہ اللہ اس کے فرشتوں، پیغمبروں، اس کی کتابوں، حشر و نشر اور سزا و جزاء کا اقرار کیا جائے حدیث میں اسلام کے ارکان پانچ بیان کئے ہیں۔ شہادت نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج۔

"حدیث ایمان مفصل" اور ارکان اسلام پر عمل کا درجہ تو بعد میں آتا ہے۔ اولین چیز توحید و رسالت کا اقرار ہے۔ اور جو شخص یہ اقرار کرتا ہے اسے دنیا کی کوئی طاقت کافر قرار نہیں دے سکتی بخاری میں حدیث ہے۔ ابوہریرہؓ فرماتے ہیں ایک شخص نے حضورؐ سے سوال کیا۔ اسلام کیا ہے؟ ارشاد ہوا اسلام یہ ہے کہ "تم اللہ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز کو قائم کرو رمضان میں روزہ رکھو اور زکوٰۃ دو۔ پھر جو شخص توحید و رسالت کا اقرار کرنے کے بعد حضورؐ کے ان احکام پر بھی عمل کرتا ہے۔ اس کو کون کافر قرار دے سکتا ہے۔

قرآن حکیم کا حکم

سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمناً۔ جو شخص تم کو سلام کہے اس کے متعلق یہ نہ کہو کہ تو مومن نہیں ہے

یعنی اللہ کے نزدیک اس شخص کو کبھی کافر قرار نہیں دیا جا سکتا جو مسلمانوں کو "السلام علیکم" کہتا ہے اس پر بعض نا سمجھ تکفیر کہا کرتے ہیں کہ اگر کوئی عیسائی یا ہندو ہم کو سلام کہے تو کیا ہم اسکو بھی مسلمان مان لیں؟ اس کا جواب ایک تو یہ ہے کہ تمہارے اعتراض کا جواب ہم نہیں دے سکتے کیونکہ آیت صاف ہے اور اللہ کا حکم ہے اگر تم اللہ کے بندے ہو تو تمہیں اللہ کا حکم ماننا ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ لست مؤمناً "کے الفاظ کا مطلب یہی ہے کہ کسی مومن کو یہ نہ کہو کہ تو مومن نہیں ہے۔ جس حالت میں وہ تم کو مومنانہ سلام کہتا ہے غیر مسلم کا تو اس سے تعلق ہی نہیں۔ مقصود یہ ہے کہ جو شخص مسلمان کہلاتا ہے وہ مسلمانوں کے ساتھ اخوت کا ثبوت (یعنی سلام و کلام) بھی دیتا ہے۔ اس کو کافر کہنا از روئے قرآن ممنوع ہے۔

حدیث رسولؐ کا حکم

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم — انس بن مالک روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ہماری طرح

من صلی صلوٰتنا و استقبل قبلتنا و اکل ذبیحتنا فذالک المسلم۔ له ذمة اللہ و ذمة رسول اللہ فلا تخفروا اللہ فی ذمته (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

نماز پڑھتا ہے۔ ہمارے قبلے کی طرف منہ کرتا ہے اور ہمارا ذبیحہ کھاتا ہے تو یہ شخص مسلم ہے۔ جس کے لئے اللہ کا عہد ہے اور رسول اللہ کا عہد ہے پس اللہ کے عہد کو نہ توڑو

من کفر اھل لا الٰہ الا اللہ فھو الی الکفر اقرب (طبرانی روایت ابن عمر)

حضور نے فرمایا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہنے والوں کی تکفیر کی وہ خود کفر سے زیادہ قریب ہے

ایسی حدیثیں متعدد ہیں۔ جن میں حضور کے قول و عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص توحید کا اقرار کر لیتا تھا۔ حضور اسے مسلمان سمجھتے تھے اور اگر کوئی عتراض کرتا تھا کہ فلاں شخص دل سے مسلمان نہیں ہوا ہے۔ تو حضور فرماتے کہ مجھے یہ حکم نہیں ملا کہ میں لوگوں کے دلوں کو پھاڑ کر دیکھوں۔ اسلام کے لئے اقرار کافی ہے۔

ائمہ اسلام اور تکفیر

ہمارے ائمہ کبار نے اہل قبلہ کی تکفیر کو ہمیشہ نا واجب ٹھہرایا ہے۔ امام طحاوی نے کیا خوب بات کہی ہے کہ جس اقرار کے بعد کوئی مسلمان ہوتا ہے۔ جب تک اس اقرار سے برگشتہ نہ ہو وہ اسلام سے خارج نہیں ہو سکتا۔

(رد المختار سوم صفحہ ۳۱۰)

ساری دنیا جانتی ہے کہ ایک کافر جس وقت کلمہ پڑھ کر توحید و رسالت کا اقرار کر لیتا ہے۔ تو مسلمان ہو جاتا ہے۔ اور تمام مسلم اور غیر مسلم اس کو مسلمان سمجھ لیتے ہیں۔ اب جب تک وہ اس اقرار کو واپس نہ لے یعنی توحید و رسالت سے منکر نہ ہو جائے اس کو کافر اور غیر مسلم کیونکر قرار دیا جا سکتا ہے۔

حاکم نے اپنی کتاب منتقی میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ سے بیان کیا ہے کہ وہ اہل قبلہ میں سے کسی کو بھی کافر نہیں کہتے اور ابوبکر رازی نے امام کرخی سے بھی یہی روایات کی ہیں (شرح مواقف)

شرح عقائد نسفی صفحہ ۱۲۱ میں لکھا ہے کہ اہل السنت والجماعت کے قواعد میں سے ہے اور اہل قبلہ میں سے کسی کی تکفیر نہ کی جائے

ابو الحسن اشعریؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے وصال کے بعد مسلمانوں میں کئی امور پر اختلاف ہو[illegible]

ایک دوسرے کو گمراہ کہنے لگے اور مختلف فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔ لیکن اسلام ان سب کو یکجا کر کے اپنے دائرہ میں جمع کرتا ہے (مقالات ابو الحسن اشعری صفحہ ۲۰۱)

مولانا احمد بن المصطفےٰ لکھتے ہیں کہ حنفیوں شافعیوں، مالکیوں اور اشعریوں کے مستند علماء اور مستند اماموں کی رائے یہی ہے کہ اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر نہیں کہا جا سکتا (مفتاح دار السعادۃ حصہ اول صفحہ ۴۷)

فقہ حنفی کی مستند ترین کتابوں سے صاف ظاہر ہے کہ اہل السنت کو تکفیر کی ممانعت کی گئی ہے۔ مثلاً ذیل کے اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

کسی مسلمان کی تکفیر نہ کی جائے۔ جب تک اس کے کلام کے کوئی اچھے معنے نہ لئے جا سکیں (در مختار)

اگر کسی مسئلے میں ننانوے وجوہ کفر کے ہوں اور ایک احتمال عدم کفر کا تو قاضی و مفتی کا فرض ہے کہ اس احتمال کو اختیار کرے جو نفی کفر کا ہے۔

(شرح فقہ اکبر ملا علی قاری صفحہ ۱۴۶)

جب کسی مسئلے میں کئی وجوہ کفر کے ہوں۔ اور ایک وجہ عدم تکفیر کی ہو تو مفتی پر واجب ہے کہ وہ حسن ظن کی راہ سے اسی وجہ کو اختیار کرے جو تکفیر کی مانع ہے۔

(سل الحسام الہندی سید محمد عابدین صفحہ ۵۴)

ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے۔ اگرچہ وہ بہت سی باتوں میں باطل ہی پر ہو۔ کیونکہ اقرار توحید الٰہی و تصدیق رسالت محمدیؐ اور توجہ الی القبلہ کے بعد کوئی شخص ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں۔ انہیں کافر نہ کہو۔

(علم الکتاب میر درد صفحہ ۷۵)

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام قریب ہیں!

ہمارا جلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالیٰ دسمبر ۱۹۵۲ء کے آخری ہفتہ میں ربوہ دار الھجرت میں منعقد ہوگا۔ جلسہ سالانہ کے چندہ کو ایک لازمی چندہ قرار دیا گیا ہے۔ اور اس کی شرح ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ مقرر ہے اگر یہ چندہ بروقت ادا کر دیا جائے تو جلسہ سالانہ کے انتظامات سہولت سے ہو سکتے ہیں جلسہ سالانہ میں اب قریباً ایک ماہ رہ گیا ہے۔ آج کل چندہ جلسہ سالانہ فراہم ہو رہا ہے۔ آپ بھی جلسے سے قبل اپنے ذمہ کا چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما دیں تاکہ اس جلسہ سالانہ کے انعقاد میں آپ کا بھی حصہ ہو۔ جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے۔ آمین

(نظارت بیت المال ربوہ)

"تلقین عمل"

۲۵ دسمبر ۵۲ء کو بعد نماز عشاء سالانہ جلسہ گاہ کی اسٹیج پر زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ ایک اہم اجلاس ہوگا۔ جملہ قائدین و زعماء مجالس کی حاضری لازمی ہوگی

تمام قائدین و زعماء کرام بالخصوص اور خدام بالعموم ۲۵ دسمبر ۵۲ء کی شام سے قبل مرکز سلسلہ میں پہنچ جائیں تا اس اجلاس میں شمولیت حاصل کر سکیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)